دفاع اہل السنۃ والجماعۃ

مولانا ساجد خان نقشبندی

0312-4030001

اہل السنۃ والجماعۃ کی عبارات پر تین سو (۳۰۰) سے زائد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

پہلا مکمل انسائیکلوپیڈیا

دفاع
اہل السنۃ والجماعۃ

مؤلف

مناظر اہل سنت

حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی حفظہ اللہ

تصحیح ونظر ثانی:

خطیب اہل السنۃ

حضرت مولانا عبداللہ صاحب قاسمی حفظہ اللہ

باہتمام: مناظر اسلام مجاہد اسلام حضرت مفتی ندیم صاحب محمودی حفظہ اللہ

شعبہ نشر و اشاعت

مکتبہ ختم نبوت پشاور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دفاع اہل السنۃ والجماعۃ (اول)
مولف:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مناظر اہل سنت حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی حفظہ
تصحیح ونظر ثانی:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا عبداللہ صاحب قاسمی حفظہ
باہتمام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی ندیم صاحب
کتابت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا عبداللہ رحمانی اورنگ آباد (الہند)
تزئین:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایم، ایس، اسلام گرافکس ممبئی
تعداد صفحات:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۹۹۴
شعبہ نشر واشاعت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ ختم نبوت قصہ خوانی بازار پشاور

لکھ کر مولانا احمد رضا خان صاحب کی قبر پر چڑھا دیا جائے اس سے زائد ہم کچھ نہیں کہتے۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا رضاخانیوں کے ساتھ اختلاف اصولی ہے

قارئین کرام! مسلمانوں کا رضاخانیوں کے ساتھ اختلاف اصولی اختلاف ہے بعض حضرات صرف اسے جاہلوں کا گروہ یا صلوٰۃ وسلام ومیلاد کا اختلاف کہہ کر نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔ بریلوی حضرات نے جو علم غیب، حاضر وناظر، مختار کل نور و بشر وغیرہا پر جو عقائد اپنائے ہیں پھر ان کی گستاخانہ عبارات وہ کفریہ وشرکیہ ہیں انہیں کسی بھی طرح فروعی اختلاف نہیں کہا جاسکتا یہ ضرور ہے کہ فروع میں بھی اس مذہب والوں سے کے ساتھ ہمارا اختلاف ہے لیکن اصولی اختلاف ان کے عقائد کی بناء پر ہے۔

مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

"**سوال:** حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا قائل ہو وہ کافر ہے حضرت جی آج کل تو بہت آدمی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں وظائف بکثرت پڑھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد میں حاضر رہنا و حضرت علی کا ہر جگہ موجود ہونا دور کی آواز کا سننا مثل مولوی احمد رضا بریلوی کے جنہوں نے رسالہ علم غیب لکھا ہے کہ نمازی اور عالم بھی ہیں کیا ایسے شخص کافر ہیں ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنی اور محبت و دوستی رکھنی کیسی ہے؟

جواب: جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بیشک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت ومودت سب حرام ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم"۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۹۷)

اس جگہ حضرت گنگوہی نے واضح فتویٰ دیا ہے کہ ایسا شخص کافر ہے اور ظاہر ہے اور احمد رضا کی کئی کتب سے علم غیب کا عقیدہ ثابت ہے تو مندرجہ بالا فتوے میں واضح طور پر ایسے آدمی کی تکفیر کی گئی ہے اور استفتاء میں خاص طور پر احمد رضا خان کا حوالہ بھی دیا گیا ہے مگر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی قسم کی رعایت نہیں کی اور حکم شرعی واضح کیا۔

دارالعلوم دیوبند کے فتاوے:

"کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں ہمارے یہاں تقریباً دو تین سال سے یہ اختلاف روز افزوں ہوتا جارہا ہے اور ہمارے اکابر دیوبند کے متعلقین فریقین میں منقسم ہوتے جارہے ہیں لہٰذا حسب ذیل امور کا مفصل و مدلل جواب باصواب تحریر فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں۔

بریلوی، دیوبندی اختلاف فروعی ہے یا اصولی اور اعتقادی؟

ایک جماعت کہتی ہے کہ فریقین کے درمیان یہ اختلاف فروعی ہے اور ہمارے علمائے دیوبند اور اکابر دیوبند نے جو سختی اختیار کی تھی عارضی اور وقتی تھی کیونکہ دونوں فریقین اہل السنت والجماعت میں سے ہیں اور مسلک حنفی پر قائم ہیں اشاعرہ ماتریدیہ کے بیان کردہ عقائد پر قائم ہیں، بیعت و ارشاد میں بھی دونوں فریق صحیح طریقہ پر موجود ہیں۔

اب چونکہ اسلام دشمن عناصر قوت سے ابھر رہے ہیں لہٰذا دیوبندیوں بریلویوں کو متحد ہو کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیے، ماضی کے تجربات کی روشنی میں بتائیں کہ کیا ایسا اتحاد عملاً کامیاب ہوگا؟ کیا اس مقصد کے لیے دیوبندیوں کو اپنے اصولی موقف اور مسائل سے ہٹنا اور عرس و میلاد و فاتحہ وغیرہ میں شریک ہونا جائز ہے؟

دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ اکابر دیوبند کا اختلاف بریلویوں سے فروعی ہی نہیں بلکہ اصولی اور اعتقادی بھی تھا اور ہے مثلاً نور و بشر کا اختلاف علم غیب کلی کا اختلاف مختار کل ہونے کا اختلاف حاضر و ناظر قبروں پر سجود کا اختلاف وغیرہ وغیرہ اہم اور عظیم ہیں، نیز اکابر دیوبند کے بارے میں تکفیری فتاویٰ ان کی کتابوں میں ہیں لہٰذا ان سے اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ اپنی کتابوں سے تکفیری فتاویٰ نکال دیں اور ان سے برأت ظاہر کریں اور اپنے عقائد درست کریں۔

اول الذکر حضرات میلاد شریف، اور عرس وغیرہ کے جواز اور استحباب پر اکابر دیوبند کے بعض اقوال سے استدلال کرتے ہیں مثلاً رسالہ ہفت مسئلہ مصنفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اقوال سے:

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

کیا بریلویوں کی مجالس میلاد و عرس وغیرہ میں مطلقاً شریک ہونا جائز ہے؟

کیا ان اعمال کو مطلقاً برداشت کر کے متحد ہونے کی دعوت دینا جائز ہے؟

کیا یہ اختلاف اصولی و اعتقادی ہے یا فروعی؟

کیا بریلویوں کی بدعات فی نفسہ ہمارے حضرات دیوبند کے یہاں بھی جائز ہیں اور مباح؟ نقش نعلین شریفین کی کیا حقیقت ہے؟ کیا اس سے استبراک، چومنا اور سر پر رکھنا وغیرہ جائز ہے؟ یہ مسائل پاکستان میں بہت عام ہوتے جا رہے ہیں، ابھی تک علمائے دیوبند کے فتاویٰ کو یہ لوگ اہمیت دیتے ہیں، امید ہے کہ یہ لوگ خلاف شرع امور سے باز آ جائیں۔ بینوا و توجروا۔

فقط۔۔۔۔۔ والسلام۔۔۔۔۔ المستفتی: اسماعیل بدات۔۔۔۔۔ از مدینہ منورہ۔۔۔۔۔ ۱۸/۱۰/۱۴۱۷

الجواب من اللہ التوفیق

حامدا و مصلیا و مسلما۔ اما بعد!

دوسری جماعت کا خیال صحیح ہے کہ:

"دیوبندیوں کا بریلویوں سے اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی اور اعتقادی بھی ہے"

اور پہلی جماعت کا خیال صحیح نہیں ہے کہ:

فریقین کے درمیان یہ اختلاف فروعی ہے اور دونوں فریق اہل السنت والجماعت میں سے ہیں اور مسلک حنفی پر قائم ہیں نیز اشاعرہ و ماتریدیہ کے بیان کردہ عقائد پر قائم ہیں، بیعت و ارشاد میں بھی دونوں فریق صحیح طریقہ پر موجود ہیں۔

کیونکہ بریلویوں (رضاخانیوں) نے اہل السنت والجماعت کے عقائد میں بھی اضافہ کیا ہے اور ایسے فروعی مسائل کو بھی دین کا جزو بنایا ہے جن کی فقہ حنفی میں واقعی کوئی اصل نہیں ہے، مثلاً عقائد میں چار اصولی اور بنیادی عقائد پائے جاتے ہیں: ۱۔۔۔۔۔ نور و بشر کا مسئلہ۔ ۲۔۔۔۔۔ علم غیب کلی کا مسئلہ۔ ۳۔۔۔۔۔ حاضر و ناظر کا مسئلہ۔ ۴۔۔۔۔۔ مختار کل ہونے کا مسئلہ۔ اور فروعی مسائل میں غیر اللہ کو پکارنا، قبروں پر سجدہ کرنا، قبروں کا طواف کرنا، غیر اللہ کی قسمیں ماننا، قبروں پر چڑھاوے چڑھانا، میلاد مروجہ اور تعزیہ وغیرہ سینکڑوں باتیں ان کی ایجاد ہیں، جو صریح بدعات ہیں۔ اور بیعت و ارشاد میں

بھی ان لوگوں نے بہت سی غیر شرعی چیزوں کی آمیزش کر لی ہے مثلاً: قوالی اور وجد و سماع وغیرہ۔

نیز فریق اول کا یہ موقف خلاف واقعہ ہے کہ:

"ہمارے علمائے دیوبند اور اکابر دیوبند نے جو سختی اختیار کی تھی وہ عارضی اور وقتی تھی"۔

بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ دیوبندیت نام ہی تمسک بالسنۃ اور تنفیر عن البدعۃ کا ہے اکابر دیوبند کا عمل ہمیشہ "فاصدع بما تؤمر" پر رہا ہے، انہوں نے کبھی دین کے معاملے میں مداہنت نہیں فرمائی، البتہ انہوں نے مقابلہ آرائی اور محاذ آرائی اور تکفیر بازی سے بھی گریز کیا ہے اور ہمیشہ نرمی اور حکمت سے اصلاح حال کی کوشش کی ہے، پس آج بھی ان کے اخلاف کو یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ"، "مسلک حق" سے پہلے کی تصنیف ہے، اس سے استدلال صحیح نہیں ہے، اور حضرت شیخ سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے اقوال ہمارے علم میں نہیں۔

اور بریلویوں کی مجالس میلاد اور عرس وغیرہ میں مطلقاً شریک ہونا بھی جائز نہیں ہے، اور اس کی ممانعت ودوا لو تدھن فیدھنون میں مذکور ہے اور لکم دینکم ولی دین میں اشارہ بھی اسی طرف ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاویٰ جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ میں تحریر فرمایا کہ: "رسوم بدعات کے مفاسد قابل تسامح نہیں!" اور جلد ۳ صفحہ ۲۸۰ کے سوال و جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ عرس وغیرہ بدعات میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں، ان کی بے ضرورت تعظیم و تکریم کرنے والے بھی "من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام" کا مصداق ہیں۔

اور بعض اہل بدعات کے فی نفسہ جائز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امور فی نفسہ تو جائز ہوتے ہیں جیسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرو، مگر التزام اور شرائط و قیود کی پابندی کی وجہ سے وہ چیزیں بدعت کے زمرہ میں داخل ہو جاتی ہیں، اور وہ ناجائز ہو جاتی ہیں۔

اور نقشہ نعل مبارک کی کوئی اصل نہیں ہے، اور اس پر تبرک اور اس کا چومنا اور سر پر رکھنا بے اصل ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۳۸۷ میں اپنے رسالہ "نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ" سے رجوع فرمالیا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم"۔

حررہ سعید احمد پالن پوری عفا اللہ عنہ..... خادم: دارالعلوم دیوبند: ۲۳/ذوالقعدہ ۱۴۱۷ھ

محمد ظفیر الدین..... مفتی دارالعلوم دیوبند: ۲۵/ذوالقعدہ ۱۴۱۷ھ

الجواب صحیح ...... العبد نظام الدین ...... مفتی دارالعلوم دیوبند: ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ

(یہ فتویٰ آپ کے مسائل اور ان کا حل میں موجود ہے حوالہ آخر میں آرہا ہے)

"**سوال**: سنیت میں دو گروہ ہے۔ دیوبندیت اور بریلویت کیسے جائز ہے؟

جواب: بریلوی فرقہ کا اہل السنت والجماعت سے اختلاف صرف فروعی نہیں اصولی ہے، اس لیے یہ لوگ اہل السنۃ والجماعۃ ہی سے خارج ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم" ...... دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

یہ مذکورہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے:

فتویٰ نمبر N=۱۲/ ۱۴۳۳/ ۱۰۵۹-۱۰۷۶ سوال نمبر ۳۲۱۷۰

مظاہر العلوم سہارنپور کا فتویٰ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین (دیوبند) اس بارے میں کہ

حضرات اکابرین دیوبند کا جماعت بریلویہ سے جواب تک اختلاف رہا ہے، یہ اختلاف فروعی ہے یا اصولی و عقائد کا اختلاف ہے؟

اور جو بدعات بریلویوں نے اختیار کر رکھی ہیں مثلاً تیجہ، بیسواں، چالیسواں، برسی، قبروں پر سالانہ عرس، میلاد کا قیام، اجتماعی سلام، وغیرہ ان امور کی اکابر دیوبند خصوصاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی اور ان کے خلفاء و تلامذہ نے جو شدت سے ان کی تردید کی تھی کیا موجودہ علمائے دیوبند اس پر قائم ہیں؟ یا اس میں کچھ نرمی آگئی ہے؟

اور کیا جماعت بریلویہ کو کسی بھی اعتبار سے اہل السنت والجماعت میں شمار کیا جا سکتا ہے؟

کیا ان لوگوں کا مذہب حضرات اشاعرہ اور حضرات ماتریدیہ کے موافق ہے؟

بعض ایسے لوگ ہیں جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب کے مدعی ہیں، انہوں نے یوں کہنا شروع کیا کہ اکابر دیوبند جو بدعات سے منع فرماتے تھے وہ سداً للباب تھا اور عارضی طور پر ان سے بچنے کی تاکید فرماتے تھے، اور یہ کہ مصلحتوں کی بنا پر ان بدعات کو اختیار کر لینا چاہیے۔

بدعت کبھی سنت نہیں ہو سکتی، لہٰذا اس کی تردید بھی عارضی نہیں ہو سکتی، اور اس کی تردید میں ڈھیلا پن اختیار کرنے کی شرعاً کوئی اجازت نہیں۔

حضرات اکابر دیوبند نے جو بدعات کی تردید کی اور اس بارے میں جو مضبوطی کے ساتھ اہل بدعت کے ساتھ جم کر مقابلہ کیا، ان کی محنت اور کوشش سے کروڑوں افراد نے بدعتوں سے توبہ کی اور سنتوں کے گرویدہ ہوئے۔ آج اگر کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ اب بدعتوں کی تردید میں سختی نہ کرنی چاہیے یا مصلحتاً ان کو کسی تاویل سے اپنالینا چاہیے، ایسا شخص دیوبندی نہیں ہے، اگرچہ اکابر دیوبند سے متعلق ہونے کا مدعی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی قدس سرہ بہت ہی پکے دیوبندی تھے۔ اپنے اکابر رحمہم اللہ کے مسلک سے سرمو انحراف کرنا انہیں گوارا نہ تھا، ان کی ساری زندگی اور ان کی کتابیں اسی پر گواہ ہیں، جو کوئی شخص ان کی طرف بدعت کے بارے میں ڈھیلا پن منسوب کرتا ہے، وہ اپنی بات میں سچا نہیں ہے۔

لفظ "اہل السنت والجماعت" کا اطلاق حضرات اشاعرہ ماتریدیہ پر ہوتا ہے، احمد رضا خان بریلوی اور ان کی جماعت کا ان دو جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں، احمد رضا خان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب کلی مانتے ہیں، یا یوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے اختیارات سپرد کر دیے گئے تھے، یہ دونوں باتیں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے یہاں کہیں نہیں، نہ کتب عقائد میں کسی نے نقل کی ہیں۔ اور نہ ان کی کتابوں میں ان کا کوئی ذکر ہے اور یہ دونوں باتیں قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں، یہ سب بریلویوں کی اپنی ایجاد ہیں، اگر کوئی شخص بریلوی فرقہ کو اہل السنت والجماعت میں شمار کرتا ہے تو یہ اس کی صریح گمراہی ہے۔

ہم سب دستخط کنندگان کی طرف سے تمام مسلمانوں پر واضح ہونا چاہیے کہ اب بھی ہم اسی دیوبندی مسلک پر شدت کے ساتھ قائم ہیں، جو ہمارے عہد اول کے اکابر سے ہم تک پہنچا ہے، ہمیں کسی قسم کی خفت گوارا نہیں ہے۔ وباللہ التوفیق۔

محمد عاقل عفا اللہ عنہ ...... صدر المدرسین	محمد سلمان ...... قائم مقام ناظم

مقصود علی ...... مفتی مدرسہ	عبد الرحمن عفی عنہ ...... مفتی مدرسہ

(مہر دار الافتاء مظاہر العلوم سہارنپور)

(بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل از شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ: ج ۱۰ ص ۲۰۷ تا ۲۱۳)

امام اہل السنہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

امام اہل السنہ کے تلمیذ حضرت مولانا محمد رشید صاحب مدظلہ العالی (استاذ الحدیث مدنیہ بہاولپور) فرماتے ہیں:

میں نے ایک بار حضرت امام اہل السنہ سے پوچھا کہ بریلویوں کا کیا حکم ہے؟ ہمیں ان کے بارے میں کیا نظریہ رکھنا چاہیے؟ تو فرمایا: ان کے مولوی اور پیر قسم کے لوگ تو کفریہ عقائد کی وجہ سے پکے کافر اور مشرک ہیں، ان کے پیچھے نماز باطل بلاشک ہے البتہ عوام کی ہم تکفیر نہیں کرتے، کیونکہ وہ محض جاہل ہیں، ان کو سمجھانا چاہیے اگر وہ سمجھانے کے باوجود جانتے بوجھتے ہوئے کفریہ و شرکیہ نظریات پر ڈٹے رہیں تو پھر ان کی بھی تکفیر کی جائے۔ ورنہ نہیں۔

حضرت کے فرزند ارجمند مولانا عبد القدوس قارن صاحب مدظلہ العالی نے اس بیان کی تصدیق فرمائی۔ (ماہنامہ صفدر: شمارہ نمبر ۳۰ / اگست ۲۰۱۳ء ص ۴)

مزید تفصیل کے لیے مولانا حمزہ احسانی صاحب کا مضمون" دیوبندی بریلوی اختلاف...... اور...... حضرت امام اہل السنہ رحمۃ اللہ علیہ" مندرجہ" ماہنامہ صفدر: شمارہ نمبر ۳۰ / اگست ۲۰۱۳" کا مطالعہ فرمائیں۔

ان فتاوی کو نقل کرنے کا مقصد:

یہ ہے کہ اگر اکابر علماء دیوبند مثلاً حضرت تھانوی، مولانا اعزاز علی اور علامہ کشمیری رحمہم اللہ علیہم کا احمد رضا خان یا بریلوی مسلک کے متعلق وہی موقف ہوتا جو کوکب اوکاڑوی یا مجید نقشبندی یا دیگر رضاخانیوں نے جھوٹے حوالے گھڑ کر ثابت کرنے کی کوشش کی تو ان کے علوم و عقائد کے امین ان کے اصاغر و تلامذہ و خلفاء ہرگز یہ موقف نہ اپناتے جن کا ذکر ماقبل کے فتاوی میں موجود ہے۔

اس موضوع پر مزید تفصیل کے لیے حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب کا مضمون" اکابر اہل